۱۷

ہمارے پڑوسی

بڑے سیدھے سادے ہمارے پڑوسی
خدا سب کو دے ایسے پیارے پڑوسی

کئی سال کی اُن سے ہے آشنائی
کبھی کوئی جھگڑا ، نہ کوئی لڑائی

ہمیں بھی خیال اُن کا رہتا بہت ہے
اور ان کو بھی ہم پر بھروسا بہت ہے

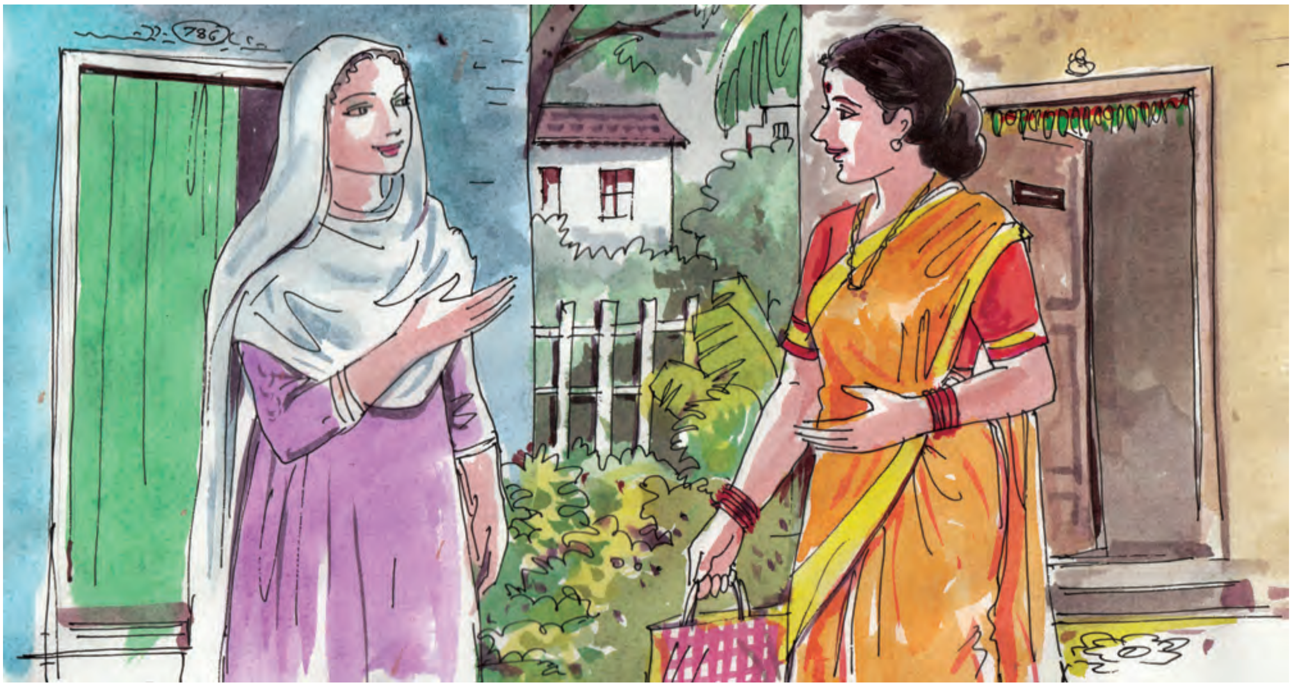

کوئی چیز کم ہو تو وہ ہم سے لے لیں
ضرورت پہ ہر چیز وہ ہم کو دے دیں

جو تہوار آئے تو گھر پر بُلائیں
تواضع کریں اور عزّت بڑھائیں

وہ رکھتے ہیں اپنا کھلا دل ہمیشہ
خوشی اور غم میں ہیں شامل ہمیشہ

کچھ اُن کے ہیں بچّے، کچھ اپنے ہیں بچّے
طریقوں میں بہتر، سلیقوں میں اچھّے

نہ جھگڑیں، نہ روٹھیں، نہ غصّہ دِکھائیں
سب اک ساتھ کھیلیں، ہنسیں، مسکرائیں

ہم اُن کے مددگار اور وہ ہمارے
یہ دکھ سکھ کے رشتے بھی کتنے ہیں پیارے

(ظفرؔ گورکھپوری)

آشنائی - پہچان، دوستی
تواضع - مہمان نوازی
دِل کھلا رکھنا - اچھے ڈھنگ سے ملنا
مددگار - مدد کرنے والا

مشق

❁ ایک جملے میں جواب لکھیے:

۱۔ شاعر کے پڑوسی کیسے ہیں؟
۲۔ شاعر اپنے پڑوسیوں کو کب سے جانتا ہے؟
۳۔ پڑوسی ایک دوسرے کے کام کس طرح آتے ہیں؟
۴۔ شاعر نے پڑوسی بچوں کے بارے میں کیا کہا ہے؟
۵۔ شاعر کیسے پڑوسیوں کے لیے دعا کر رہا ہے؟

❁ ضد لکھیے:

خوشی عزّت ہنسنا دُکھ روٹھنا

سرگرمی: اپنے پڑوسی کے بارے میں چند جملے لکھیے۔